اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ — عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ — ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹ — لاہور پاکستان

شرح چندہ: سالانہ ۲۴ روپے، ششماہی ۱۳ ،، ، سہ ماہی ۷ ،، ، ماہوار ۲½ ،،

فی پرچہ ایک آنہ

یوم:- چہار شنبہ (بدھ) — ۱۷ شوال ۱۳۶۹ھ

جلد ۴ | ۲ ظہور ۱۳۲۹ ہش | ۲ اگست ۱۹۵۰ء | نمبر ۱۷۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کیلئے خاص دعاؤں کی ضرورت

کوئٹہ ۲۹ جولائی - مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب رقمطراز ہیں:-

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو درد دل سے آرام ہے لیکن بخار بھی زیادہ ہونے لگ گیا ہے - رات بخار کی وجہ سے بہت گھبراہٹ رہی اور حضور بالکل ہی نہیں سو سکے - دعا فرماتے رہیں - اللہ تعالیٰ حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے - آمین

لاہور یکم اگست - مکرم نواب محمد عبداللہ خان صاحب کو بخار بدستور ہے - [illegible] آج ضعف بھی بہت زیادہ ہے - احباب [illegible]

روس بحیرۂ قلزم کو مؤثر طور پر بند کر دینا چاہتا ہے

لندن یکم اگست بحیرۂ قلزم میں بعض حالیہ واقعات نے اس اندیشے کو قوی کر دیا ہے کہ کوریا کے پیمانے پر بین الاقوامی تصادم کا آئندہ مرکز بحیرۂ قلزم ہوگا - معاہدہ اوقیانوس کے اکثر ممالک کے جو فوجی ہیڈکوارٹر سٹاک ہوم میں موجود ہیں کو خبردار کر دیا گیا ہے کہ وہ سوویٹ ارادوں سے ہوشیار رہیں کیونکہ اس کا "اسٹیٹمین" کے مطابق روس بحیرۂ قلزم کو مؤثر طور پر بند کر دینے کے لئے جزیرہ بورن ہوم (ڈنمارک) اور جزائر فن لینڈ پر قابض ہونا چاہتا ہے - اس کے علاوہ بحیرۂ قلزم میں موجود کئی جہازوں پر اضافہ جو علاقائی سمندر کے لئے ۱۲ میل کی حد پر اصرار کرتا ہے - اسٹاک ہوم اور کوپن ہیگن میں تشویش کا باعث بن گیا ہے سویڈن اور ڈنمارک کی حکومتوں نے اس کے متعلق ماسکو سے احتجاج بھی کیا ہے -

شمالی کوریا کی فوج نے جنوبی کوریا کے پانچ اور اہم شہروں پر قبضہ کر لیا

کوریا کا محاذ جنگ - یکم اگست آج شمالی ساحل پر امریکی فوجوں نے شمالی کوریا کی فوجوں سے کوئی ٹکر نہیں لی - جس پر خود دشمن کو بھی حیرت رہی - اتحادی فوجیں سارا دن اپنی صفیں درست کرتی رہیں اور شمالی کوریا والے پانچ شہروں پر قبضہ کر گئے - ٹوکیو ریڈیو نے بھی ان پانچ شہروں پر اشتراکیوں کا قبضہ تسلیم کر لیا ہے - آج امریکی ہیڈ کوارٹر سے شمالی کوریا کے چنگجو پر قبضے کو بھی تسلیم کر لیا گیا ہے - اور یہ بھی کہ جنوبی ساحل پر امریکی فوجیں بدستور پیچھے ہٹ رہی ہیں - چنگجو پوسان سے ۵۸ میل مغرب کی طرف ہے اور امریکنوں کو رسد پہنچنے کا نہایت ہی اہم مرکز تھا - آج مزید امریکی بحری اور میدانی فوجیں پہنچ گئیں - امید کی جاتی ہے کہ انہیں بہت جلد کل آنے والی کمک کے پاس محاذ جنگ پر پہنچا دیا جائے گا۔

پاکستان مغربی جرمنی کو ۲½ لاکھ من گندم دے گا

کراچی یکم اگست پاکستان ۵۰-۱۹۴۹ء کے گندم میں سے ۲½ لاکھ من گندم مغربی جرمنی کو بھیجے گا - اس امر کا معاہدہ آج لندن میں طے پا گیا ہے - جب کہ کل اس پر پاکستانی ہائی کمشنر اور مغربی جرمنی کے نمائندے نے دستخط کر دیئے - یہ گندم مغربی جرمنی کے ہاتھ ۲۷ من فی پونڈ کے حساب سے فروخت کی جائے گی -

تجارتی معاہدے کی میعاد میں توسیع

کراچی یکم اگست پاکستان و ہندوستان کے درمیان مختصر میعاد کے تجارتی معاہدے کی رُو سے اب تک جن اشیاء کا ایک دوسرے ملک میں بھیجنا باقی رہ گیا تھا اسکے متعلق دونوں حکومتوں کی رضامندی کے مطابق ۴۵ فیصد درآمد کی میعاد میں توسیع کر دی گئی ہے - اب یہ اشیاء ۳۰ ستمبر تک بھیجی جا سکیں گی -

لاہور اور ڈھاکہ کے درمیان فضائی سروس

لاہور یکم اگست معلوم ہوا ہے کہ ۱۲ اگست سے اورینٹ ایرویز کے تحت ایک نئی سروس کے اجراء کے بعد پہلی مرتبہ لاہور اور ڈھاکہ کے درمیان براہ راست فضائی مراسلات کا سلسلہ قائم ہو جائے گا - اب تک مغربی پاکستان اور ڈھاکہ کے درمیان تمام فضائی مراسلت کراچی کے راستہ ہی عمل میں آتی رہی تھی - لیکن اس نئی سروس کے جاری ہو جانے سے ایک ہوائی جہاز ہر ہفتہ لاہور سے ڈھاکہ روانہ ہوا کریگا - اس میں علاوہ ڈاک وغیرہ کے مسافر بھی جا سکیں گے - (داستان رپورٹر)

مہاجرین کی بحالی کے لئے کمیٹی کا قیام

کراچی - یکم اگست کراچی اور سندھ کے مہاجرین کی فوری اور باقاعدہ بحالی کے لئے حکومت نے ایک کمیٹی قائم کی ہے جسکو کافی اختیارات تفویض کئے گئے ہیں اس کمیٹی کو وسیع سکیموں کی تیاری - اہم فیصلوں کے جاری کرنے اور حکومتوں کی تیار کردہ سکیموں پر عمل درآمد کی نگرانی کا اختیار ہوگا - اس کے کل ۱۳ رکن ہوں گے پاکستان کے وزیر مہاجرین و بحالیات اس کمیٹی کے صدر ہوں گے - دیگر ممبروں میں نائب وزیر مہاجرین و بحالیات پاکستان - قاضی فضل اللہ وزیر اعظم سندھ - وزیر مہاجرین سندھ - چوہدری خلیق الزمان - میر لائق علی اور مسٹر محمد ایوب کھوڑو کے نام قابل ذکر ہیں -

ملک انور کا استعفیٰ منظور

لاہور یکم اگست محکمہ تعلقات عامہ کے ڈائرکٹر سید نور احمد نے اطلاع دی ہے کہ ہز ایکسی لینسی گورنر پنجاب نے آج سے ملک محمد انور مشیر نظم و نسق کا استعفیٰ منظور کر لیا ہے -

جنرل فرینکو کی دستبرداری

لندن یکم اگست - یہاں پر معتبر خبریں گشت لگاتی پھر رہی ہیں کہ جنرل فرینکو ڈان جوان کے حق میں ملک کی سربراہی سے دستبردار ہونے کا ارادہ کر رہے ہیں - کہا جاتا ہے کہ ہسپانیہ کے اس چھوٹے ڈکٹیٹر کو سیاسی حالات کا تقاضا اپنی جگہ سے نہ ہٹا سکا لیکن ممکن ہے کہ اقتصادی دباؤ انہیں دستبرداری پر مجبور کر دے - درحقیقت ہسپانیہ کو ڈالری امداد کی شدید ضرورت ہے اور ٹرومین کے مشیر بھی اس امر پر متفق نظر آتے ہیں کہ موجودہ طرز حکومت میں کسی تبدیلی کے بغیر یہ امداد حاصل کرنی دشوار ہے -

گورنمنٹ فارمنگ سکیم

لاہور یکم اگست - سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ مارچ ۱۹۴۹ء سے کر اب تک فارمنگ سکیم کے تحت ایک لاکھ بیس ہزار ۱۷ ایکڑ رقبہ آ چکا ہے - یہ رقبہ سرکاری اراضی پر مشتمل ہے - اب ۵ سے سو ایکڑ بارانی سے ذاتی کے مطابق میں انجمن امداد باہمی میں الاٹ کیا گیا ہے - اس میں ۱۰۸ انجمنیں قائم ہو چکی ہیں - جن کے ممبروں کی مجموعی تعداد گیارہ ہزار ستاون ہے جن میں ۲۳۰ وہ مقامی مزارعان شامل ہیں جو ۳ سال سے زائد عرصہ تک سرکاری زمین کو کاشت کرتے رہے ہیں - ہر سوسائٹی کے ہر رکن کو ۱۲½ ایکڑ زمین اور علاقہ تھل میں ۱۵ ایکڑ زمین دی جاتی ہے

پنجاب مسلم لیگ کی نگران کمیٹی کا اجلاس

کمیٹی کی آئینی پوزیشن پر غور و خوض کا امکان

لاہور یکم اگست - پنجاب مسلم لیگ کی نگران کمیٹی کا جو اجلاس کل صبح دس بجے صوبہ مسلم لیگ کے دفتر میں منعقد ہو رہا ہے - اس کا مقصد پرائمری لیگوں کے انتخابات کے لئے لائحہ عمل تیار کرنا تھا - لیکن صدر صوبہ مسلم لیگ کے مستعفی ہو جانے کے باعث جو نئی صورت حال پیدا ہوئی ہے - اس کے پیش نظر کمیٹی مذکور کی آئینی پوزیشن مشتبہ ہو گئی ہے - اس لئے خیال ہے پرائمری لیگوں کے انتخابات کے لئے لائحہ عمل تجویز کرنے کی بجائے کمیٹی پہلے خود اپنی آئینی پوزیشن پر غور کرے گی - اس امر کا فیصلہ کرے گی کہ آیا وہ مزید کارروائی کرنے کی مجاز ہے یا نہیں - یاد رہے یہ کمیٹی مجلس عاملہ کی نامزد کردہ ہے اور حسب ذیل ممبروں پر مشتمل ہے - میاں عبد الباری - محمد اقبال چیمہ - مولانا داؤد غزنوی - بیگم سلمیٰ تصدق حسین - ڈاکٹر اللہ داد اور چوہدری محمد حسین - شیخ محمد یاسین - (داستان رپورٹر)

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی — مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کوآپریٹو کیپیٹل پرنٹنگ پریس روشن بلڈنگ لاہور میں طبع کرا کر دفتر میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست رائے دہندگان پنجاب اسمبلی کی نظر ثانی

پنجاب اسمبلی کی رائے دہندگان کی فہرستیں شائع ہو چکی ہیں۔ ہر وہ شخص جس کا نام فہرست میں درج نہیں ہے اور ۲۱ سال کی عمر کو پہنچ چکا ہے۔ فہرست میں اندراج نام کے لئے مقررہ فارم پر درخواست دے سکتا ہے۔ ایسی درخواستیں ۲۱ اگست تک یا اس سے قبل متعلقہ افسر کے پاس پہنچ جانی ضروری ہیں۔ دیہات میں رہنے والے اشخاص اپنی درخواستیں تحصیل متعلقہ کے تحصیلدار یا نائب تحصیلدار کو پیش کریں گے۔ اور اگر ان دونوں افسران میں سے کوئی بھی تحصیل میں موجود نہ ہو۔ تو اس صورت میں دفتر قانونگو تحصیل۔ اور اگر درخواست دہندہ قصبہ میں رہنے والا ہو تو کارپوریشن میونسپل کمیٹی۔ ٹاؤن کمیٹی۔ کنٹونمنٹ بورڈ یا نوٹیفائڈ ایریا کمیٹی یو متعلقہ کمیٹی کے سیکرٹری یا ایسے عہدہ دار کے پیش کی جائینگی جسے متعلقہ کمیٹی نے اس غرض کے لئے مقرر کیا ہو۔ درخواست کے فارم بھی انہی افسران سے بلا اجرت مل سکیں گے۔ تفصیلی قواعد اخبار الفضل مورخہ ۲۹ جولائی ۱۹۵۰ء میں شائع ہو چکے ہیں۔ اور شعبہ انتخابات نظارت امور عامہ سے بھی بوقت ضرورت دریافت کئے جا سکتے ہیں۔

(شعبہ انتخابات نظارت امور عامہ ربوہ)

ضلع گوجرانوالہ کی جماعتوں کیلئے

(۱) بطور یاد دہانی ایک بار پھر اعلان کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۶ اگست ۱۹۵۰ء بروز اتوار ۲ بجے بعد دوپہر مسجد احمدیہ محلہ باغبانپورہ گوجرانوالہ میں ضلع گوجرانوالہ کی ایک اہم کانفرنس منعقد ہوگی۔ جس میں (۱) ضلع کی مختلف جماعتوں کے چندہ میں کمی کی وجوہات سوچی جائینگی۔ اور ان ذرائع پر غور کیا جائے گا۔ جن کے ذریعہ اس کمی کو دور کیا جا سکتا ہے (۲) امیر ضلع گوجرانوالہ برائے ۵۱-۱۹۵۰ء کا انتخاب ہوگا۔

(۲) ضلع گوجرانوالہ کی اکثر جماعتیں بقایا دار ہیں۔ حالانکہ اس فصل پر تمام جماعتوں کو بقایا صاف کر دینا چاہیئے تھا۔ یہ بات نہایت ہی قابل افسوس ہے۔ لہذا تمام پریذیڈنٹ اور امراء صاحبان کی خدمت میں عرض ہے کہ وہ کوشش کر کے جلد از جلد اپنی جماعتوں کے بقائے صاف کر دیں۔ اس فصل کے گزر جانے کے بعد بقایا صاف کرنا مشکل ہو جائے گا۔

(نوٹ) کانفرنس میں جماعتوں کے پریذیڈنٹ۔ امراء اور سیکرٹری مال شرکت کریں گے۔ سیکرٹری مال اپنا مالی ریکارڈ ہمراہ لائیں۔ دوپہر کے کھانے کا انتظام شہر کی طرف سے ہوگا۔ انتخاب میں صرف امیر اور پریذیڈنٹ صاحبان حصہ لیں گے۔

محمد بخش میر امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ

مجلس تعلیم کے زیر اہتمام کمپارٹمنٹ میں آنیوالے طلباء اور طالبات کا امتحان

بذریعہ اخبار ہذا اعلان کیا جاتا ہے کہ کمپارٹمنٹ میں آنے والے طلباء جامعہ احمدیہ درجہ رابعہ قدیم و جدید۔ مدرسہ احمدیہ جماعت چہارم اور درجہ ممہدہ جامعہ نصرت کا امتحان ۲۰-۹-۵۰ کو ربوہ میں شروع ہے۔ امیدواروں کی طرف سے فارم ہائے داخلہ پر ہو کر بمعہ داخلہ ۲۰-۸-۵۰ تک دفتر مجلس تعلیم (نظارت علیا) میں پہنچ جانے چاہئیں۔ فارم ہائے داخلہ دفتر مجلس تعلیم سے طلب کرنے پر بھجوائے جا سکتے ہیں۔ فیس داخلہ درجہ رابعہ و جماعت چہارم فی امیدوار - ۵ روپے درجہ ممہدہ فی امیدوار ۳ روپے

بقیہ نتیجہ امتحان درجہ ممہدہ۔ رول نمبر ۲۳۲ قدسیہ بیگم بنت میر حمید اللہ خان جالندھر نمبر ۱۲۰/۲۰۰ پاس

(سیکرٹری مجلس تعلیم ربوہ)

مجالس خدام الاحمدیہ ــــــ شعبہ تعلیم

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ تفصیلات بھجوائیں!

۱۔ گذشتہ اپریل ۵۰ء کے آخر میں بذریعہ سرکلر لیٹر مجالس کو اطلاع دی گئی تھی کہ شعبہ تعلیم کے زیر انتظام کتب سلسلہ کے امتحان کے طریق کو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے کے ارشاد کے ماتحت تبدیل کر دیا گیا ہے اور آئندہ ہر سہ ماہی کے لئے بعض کتب برائے مطالعہ مقرر کی جائیں گی۔ خدام اپنی جگہ ان کی سٹڈی کریں گے اور مجالس مقامی نگرانی کریں گی کہ خدام مقررہ کتب کا مطالعہ کر رہے ہیں یا نہیں مرکز امتحان نہیں لے گا۔ پہلی سہ ماہی کے لئے دو کتب برائے مطالعہ مقرر کر کے اعلان کر دیا گیا تھا۔ یہ سہ ماہی جولائی ۵۰ء کے آخر میں ختم ہوتی ہے۔

مجالس اس سلسلہ میں مفصل اطلاع دیں کہ کتنے خدام نے ان کتب کا مطالعہ کر لیا ہے۔ جن خدام نے مطالعہ نہ کیا ہو ان کے ایسا نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں۔ مقامی مجلس کے عہدیداران نے کہاں تک نگرانی کی ہے۔

۲۔ ہر مجلس میں ایک سیکرٹری تعلیم مقرر ہونا چاہیئے جو شعبہ تعلیم کی طرف سے جاری شدہ امور کے متعلق خاص نگرانی رکھے اور اپنے پاس کوائف اور اعداد و شمار کا ریکارڈ رکھے۔ دیگر امور کے علاوہ وہ اس بات کی بھی نگرانی رکھے کہ خدام کے جلسوں میں پڑھی جانے والی نظمیں موقعہ کے مناسب حال ہوں کوشش کی جائے کہ نظمیں دعائیہ ہوں یا نوجوانوں کو ابھارنے والے مضامین پر مشتمل ہوں۔ اس قسم کی نظموں کے دوران میں جملہ خدام بھی ساتھ ساتھ اشعار کو دہراتے جایا کریں۔

۳۔ مجالس کو توجہ دلائی گئی تھی کہ وہ اپنے ہاں ایسے چارٹ تیار کریں جن سے معلوم ہو سکے کہ

ا۔ کتنے خدام کے پاس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے سیٹ مکمل موجود ہیں۔

ب۔ کتنے خدام تفسیر کبیر کے باقاعدہ خریدار ہیں۔

ج۔ کتنے خدام نے دیباچہ قرآن کریم (انگریزی) خریدا ہوا ہے۔

د۔ کتنے خدام کے پاس حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی تصانیف اور سلسلہ کا دوسرا لٹریچر ہے۔

ہ۔ کتنے خدام تحریک جدید کے دفتر اول یا دوم میں مستقل مزاجی کے ساتھ حصہ لے رہے ہیں۔

و۔ کتنے خدام نے مسجد واشنگٹن کی تعمیر میں حصہ لیا ہے۔

ز۔ کتنے خدام ناخواندہ ہیں اور ان کی تعلیم کا کیا انتظام کیا گیا ہے۔

پھر خدام میں مسابقت کی روح پیدا کی جائے اور ا سے ہ تک کی تعداد کو بڑھانے کی ترغیب دی جائے۔ ناخواندگان کو تعلیم کا شوق دلا کر انہیں پڑھائی کی طرف مائل کیا جائے۔

۴۔ اجتماع کے مواقع پر قرآن کریم سادہ - باترجمہ۔ نماز سادہ اور باترجمہ جاننے والوں کی تعداد بھی پوچھی جاتی ہے۔ احادیث اور کتب سلسلہ کا مطالعہ کرنے والوں کی تعداد بھی پوچھی جاتی ہے پس اس قسم کے امور بھی مدنظر رکھنے چاہئیں۔ اور مجالس کے نمائندگان اور اراکین اس کے لئے پوری طرح تیار ہو کر آئیں۔

سالانہ اجتماع ۲۱-۲۲-۲۳ اکتوبر ۵۰ء کو ربوہ میں ہوگا۔ انشاءاللہ

نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ضروری تصحیح

اخبار الفضل مورخہ ۲۰ جولائی ۵۰ء میں تعمیر مسجد ربوہ کے سو فی صدی وعدہ پورا کرنے والوں کی شائع شدہ فہرست میں مندرجہ ذیل رقوم کا غلط اعلان ہو گیا ہے۔ لہذا احباب اس کی تصحیح فرمالیں۔

(۱) حکیم عبد الرحمن صاحب معہ اہلیہ چک ۲۴۲ چک جھمرہ		۲ روپے
(۲) چوہدری سیف الدین صاحب معہ اہلیہ و بچگان	"	۵ "
(۳) سید محمد عبد اللہ شاہ صاحب	"	۲ "
(۴) صالحہ بیگم صاحبہ معہ بچگان	"	۱ "

اخبار الفضل مورخہ ۲۷ جولائی ۵۰ء کی اشاعت میں تعمیر مسجد ربوہ کے سو فی صدی وعدہ پورا کرنے والوں کی شائع شدہ فہرست میں مندرجہ ذیل رقوم کا اعلان نہیں ہوا

(۱) والدہ چوہدری میجر ناصر احمد صاحب چک ۲۶۴ گ ب ضلع لائلپور		۲۵ روپے
(۲) فضل دین صاحب چک ۶۵۶	"	۶ "

ناظر بیت المال

روزنامہ الفضل لاہور
۲ اگست ۱۹۵۰ء

اے اسلام والو تم کب بیدار ہو گے؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذیل میں ہم عیسائیوں کے اخبار "اخوت" سے ایک مضمون کا اقتباس درج کرتے ہیں:۔

"کچھ برس ہوئے جب ملک امریکہ میں پہلے پہل ایک عظیم الشان عالمگیر صنعتی نمائش ہوئی۔ تو منتظمین نمائش نے فیصلہ کیا کہ لگے ہاتھوں بڑے بڑے مذاہب عالم کا بھی ایک مظاہرہ ہو جائے۔ چنانچہ ایک بڑی وسیع عمارت اس مقصد کے لئے استعمال میں لائی گئی۔ اور دنیا جہان کے چیدہ چیدہ مذاہب کے منتخب نمائندگان کو اس میں شرکت کی دعوت دی گئی۔ تاکہ وہ عوام میں گواہی دیں کہ ان کے مذاہب نے اس مایوس تباہ حال اور مصیبت زدہ دنیا کے لئے کیا کچھ کیا ہے۔ یہ اجتماع بڑا مؤثر اور جذبہ آور تھا۔ سب سے پہلے اہل اسلام کا نمائندہ آگے بڑھا۔ اور اس نے بڑی فصیح و بلیغ تقریر میں اپنے مذہب کی نمائندگی کی۔ اس نے اپنے سامعین کو بتایا کہ تین مرتبہ اسلامی ہلال نے یسوع مسیح کی صلیب کو صفحۂ عالم سے قریب قریب نابود کر دیا۔ اس نے کہا کہ اسلام کی اشاعت اور استحکام میں ہزاروں مسیحی عبادت گاہیں برباد یا مسجدوں میں منتقل کر دی گئیں۔" (اخوت ۱۵ جولائی)

فرض کیجئے کہ "اخوت" نے یہ بالکل غلط واقعہ بیان کیا ہے۔ اور اسلام کے نمائندہ کی تقریر کا جو خلاصہ دیا ہے۔ وہ حقیقت پر مبنی نہیں ہے۔ اور اگر کوئی ایسی مجلس امریکہ میں ہوئی تھی اور اس میں واقعی کسی مسلمان نے اسلام کو پیش کیا تھا۔ تو اس نے ہرگز اس طرح نہیں پیش کیا ہوگا۔ بلکہ اس نے اسلام کا حقیقی چہرہ حاضرین کو دکھایا ہوگا۔ اور چونکہ اس واقعہ کو بیان کرنے والا ایک متعصب عیسائی ہے۔ اس نے اس واقعہ کو گھڑنے سے اس کا مطلب تمام دیگر مذاہب کی برائیاں اور عیسائیت کی فوقیت جتانا ہے۔ یہ سب کچھ درست مانا جا سکتا ہے۔ لیکن مسلمانوں کے لئے اس واقعہ میں جو قابل عبرت بات ہے وہ یہ ہے کہ باوجود اس کے دنیا میں آج اگرچہ اسلام ہی ایک ایسا دین ہے۔ جو امن و صلح کی نہ صرف تعلیم ہی دیتا ہے۔ بلکہ امن و صلح کے قیام کے لئے نہایت پاک علمی اور قابل عمل طریقے بھی بتاتا ہے ہم مسلمانوں کی غفلت سے وہ پاک تعلیم جس کو دنیا میں اب تک پھیل جانا چاہیئے تھا۔ کس طرح اس کی نظروں سے اوجھل رکھی جا رہی ہے۔ اور دشمنان اسلام کس طرح اس کو مسخ کر کے دنیا کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔

"اخوت" نے یہ واقعہ خود نہیں گھڑا اس نے اس واقعہ کے کوائف ضرور کسی امریکی پادری کی رپورٹ سے لئے ہوں گے۔ اس پادری نے کانفرنس کی رپورٹ جہاں تک دوسرے مذاہب کا تعلق ہے ضرور مسخ کر کے شائع کی ہوگی۔ اس میں شک کی گنجائش نہیں ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ ان پادریوں کو اتنا سفید جھوٹ بولنے کی کیوں جرأت ہوتی ہے۔ فرض کیجئے کہ یہ رپورٹ محض ایک خیالی کانفرنس کی ہے۔ اصل میں کسی مسلمان نے کسی کانفرنس میں اسلام پر تقریر نہیں کی تھی۔ رپورٹ کنندہ نے عیسائیت کی خوبی جتانے کے لئے محض افسانہ گھڑا ہے۔ اور اس افسانہ میں اسلام کا ایسا بدنما نقشہ محض اس لئے کھینچا ہے۔ کہ لوگ اسلام سے نفور رہیں۔ یہ بھی ممکن ہے کیونکہ اسلام اور دوسرے مذاہب کے متعلق پادریوں کی افسانہ طرازیاں دور از قیاس نہیں ہیں۔

اس کے باوجود سوال یہ ہے کہ دشمنان اسلام تو اسلام کو بدنام کرنے کے لئے افسانہ طرازیوں تک کر گزرتے ہیں۔ کیا مسلمانوں کا فرض نہیں ہے کہ وہ دنیا میں اسلام کی صحیح اور حقیقی تعلیم پیش کریں۔ اور اقوام دنیا کی ان غلط فہمیوں کو دور کریں۔ جو دشمنان اسلام چاروں طرف پھیلا رہے ہیں۔ اور دنیا کو ایک ایسے دین سے دور کر رہے ہیں۔ کہ جس نے نہ صرف امن و صلح کے بنیادی اصول پیش کئے ہیں۔ بلکہ امن و صلح کے قیام کے لئے قابل عمل تفصیلی طریقے بھی بتائے ہیں:

ہم نے کل "الفضل" میں بتایا تھا کہ کس طرح وہ قومیں جو ایک دوسری کے علی الرغم اپنی شہنشاہیت دنیا میں قائم کرنا چاہتی ہیں۔ دنیا کی امن و صلح کی خواہشات کا ناجائز فائدہ اٹھا رہی ہیں۔

یورپین اقوام جن کے ہاتھ میں اس وقت تمام مؤثر مادی طاقت آگئی ہوئی ہے۔ دو بڑے بڑے بلاکوں میں منقسم ہے۔ ایشیا ان کا شکار ہے۔ یہ دونوں بلاک رقیب شکاریوں کی طرح آپس میں جھگڑ رہے ہیں۔ مگر کس طرح؟ آج ان کا طریق کار یہ ہے۔ کہ ایک طرف تو وہ تیسری جنگ عالمگیر کی تیاریوں میں لگے ہوئے ہیں۔ اور انہوں نے اپنے ملک کے رہنے والوں کو جنگی ٹریننگ دینے کے لئے بڑے بڑے ادارے ہی قائم نہیں کئے ہوئے بلکہ اپنے ملک کے بڑے بڑے کارخانوں کو اسلحہ سازی کے لئے وقف کر رکھا ہے۔ جن میں جدید ترین طریقوں سے نئے نئے ہلاکت آفرینی کے اسلحہ تیار کئے جاتے ہیں۔ کہیں ایٹم بم بنائے جا رہے ہیں۔ اور کہیں ایٹم بم کے خطرہ سے محفوظ رہنے کے لئے دفاعی ساز و سامان ڈھل رہے ہیں۔ کروڑوں نہیں اربوں نہیں بلکہ کھربوں ڈالر اور پونڈ جنگی سامانوں کی تیاریوں میں خرچ کیا جا رہا ہے۔

یہ تو ان دونوں بلاکوں کی مصروفیتوں کا ایک پہلو ہے۔ دوسرا پہلو یہ ہے کہ وہ ایشیائی ملکوں اور یورپ کے کمزور ملکوں کی آنکھوں میں خاک جھونکنے کے لئے امن و صلح کے بلند بانگ وعظ بھی ساتھ ساتھ کر رہے ہیں۔ ایک بلاک امریکہ اور برطانیہ کا ہے۔ اس بلاک نے یو۔ این۔ او کو اپنا آلہ کار بنایا ہوا ہے۔ یہ دنیا کو امن و صلح کا پیغام یو۔ این۔ او کے ذریعہ دیتا ہے۔ یو۔ این۔ او اسی بلاک کا مرغ دست آموز ہے۔ اس ادارہ کا مقصد یہ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ قوموں کو باہم جنگ آزما ہونے نہ دے گا۔ بلکہ متنازعہ اقوام میں صلح و صفائی کرائے گا۔ بین الاقوامی عدل و انصاف کی ترازو قائم کرے گا۔ آج تک جو اس نے کیا ہے دنیا کے سامنے ہے۔ ہم یہ مانتے ہیں کہ جنگجو قومیں اس ادارہ کے راستہ میں حائل ہیں۔ اس ادارہ کے بنیادی اصول بے شک صحیح ہیں۔ اگر ان اصولوں پر نیک نیتی سے چلا جائے۔ تو واقعی یہ ادارہ اپنے مقصد میں نہایت کامیاب ہو سکتا ہے۔ اسلام نے ایسے ہی ادارہ کے قیام کی آج سے تقریباً چودہ سو سال پہلے تلقین کی تھی۔ قرآن کریم نے فرمایا ہے کہ اگر دو گروہ آپس میں جھگڑ پڑیں۔ اور اپنے جنگ و جدل سے دنیا کا امن کا تباہ کر رہے ہوں تو چاہئے کہ دونوں میں باہم صلح کرانے کی کوشش کی جائے۔ اگر صلح ہو جائے۔ تو فبہا ورنہ زیادتی کرنے والے گروہ کے خلاف یہاں تک لڑو کہ وہ عدل و انصاف کرنے پر مجبور ہو جائے۔

یہ کتنا پُر حکمت اصول ہے لیکن یہ اصول اس وقت مفید ہو سکتا ہے۔ جب صلح صفائی کرانے والوں کی نیت بھی صاف ہو۔ اگر ان کے مدنظر کوئی ذاتی مفاد ہو تو یہ طریق کامیاب نہیں ہو سکتا۔

دوسرا بلاک روسی بلاک کہلاتا ہے۔ یو۔ این او میں اس کا اثر اتنا نہیں کہ وہ اپنی مرضی کے مطابق فیصلے کروا سکے۔ جہاں تک اس کی طاقت ہے وہ ہر بات میں روڑے اٹکانے کی کوشش کرتا ہے۔ چونکہ نیت دونوں بلاکوں کی خراب ہے اسلئے یو این او صحیح کام نہیں کر سکتی۔ لیکن چونکہ امریکی برطانوی بلاک کا انجمن میں زیادہ اثر ہے۔ اس لئے امن کا وعظ کرنے کے لئے وہ یو۔ این۔ او کو استعمال کرتا ہے۔ اس پر روس نے ایک نیا ہتھیار ایجاد کر لیا ہے۔ وہ کسی ایشیائی ملک میں اپنی آڈیالوجی کا جو در اصل محض فریب ہے۔ مگر دلآویز ضرور ہے۔ پراپیگنڈا کرتا ہے۔ ملک کے مزدوروں اور کسانوں کو اپنے پراپیگنڈا کے ذریعہ ملک میں فتنہ و فساد برپا کرنے پر آمادہ کر لیتا ہے۔ پھر ان کے ذریعہ ملک میں پرولتاری حکومت قائم کرانے کی کوشش کرتا ہے۔ اور خفیہ طور پر ان کو ہر طرح کی مدد دیتا ہے۔ اس طرح ملک میں خانہ جنگی شروع کرا دیتا ہے۔ جب خانہ جنگی کا میدان خوب گرم ہو جاتا ہے۔ تو امن امن کا نعرہ لگانا شروع کر دیتا ہے۔ دوسری طرف یو این او امن امن کے نعرے لگاتی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ روس کا مخالف بلاک خانہ جنگی مٹانے کے بہانے سے ملک پر قابض ہو جائے۔ اس طرح یہ دونوں بلاک امن کی مٹی پلید کرتے چلے جاتے ہیں۔

اسلام جیسا کہ اس کے نام سے ہی ظاہر ہوتا ہے فی الاصل امن کی ایک تحریک ہے وہ اپنے پُر حکمت اصولوں کو دنیا میں پھیلانا چاہتا ہے۔ اور تبلیغ پر زور دیتا ہے مگر اس کی تبلیغ حقیقی امن کے لئے ہوتی ہے۔ خانہ جنگی پیدا کرنے کے لئے نہیں ہوتی۔ اس لئے اسلام نے امن کا سب سے پہلا اصول جو دنیا کے سامنے پیش کیا ہے وہ یہ ہے کہ

لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی

یعنی دین میں کوئی جبر نہیں ہدایت کا راستہ گمراہی کے راستہ سے ممتاز کر دیا گیا ہے۔

(باقی صفحہ پر)

ایک اعتراض کا جواب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(از مکرم مولوی سید احمد علی صاحب سیالکوٹی مبلغ جماعت احمدیہ)

اخبار "الفضل" ۲۲ فروری سنہ ۱۹۲۴ء میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نومبر سنہ ۱۹۰۳ء کا ایک پرانا خط جو ایک احمدی کے سوال کے جواب میں ہے۔ شائع ہوا تھا۔ اس کے ایک فقرہ کو لے کر اور اسے غلط رنگ میں پیش کر کے مخالفین اس کا ثبوت طلب کرتے ہیں۔ حالانکہ اس کا سیاق و سباق بالکل صاف طور پر بتا رہا ہے۔ کہ جو مسئلہ حضورؑ نے سائل کو بتایا۔ وہ بالکل درست اور شریعت اسلامیہ کے عین موافق و مطابق ہے۔ حضور فرماتے ہیں۔ کہ:۔

"آپ اپنے گھر میں سمجھا دیں۔ کہ اس طرح شک شبہ میں پڑنا بہت منع ہے۔ شیطان کا کام ہے۔ جو ایسے وسوسے ڈالتا ہے۔ ہرگز وسوسہ میں نہیں پڑنا چاہیئے۔ گناہ ہے۔ اور یاد رہے کہ شک کے ساتھ غسل واجب نہیں ہوتا۔ اور نہ صرف شک سے کوئی چیز پلید ہو سکتی ہے۔ ایسی حالت میں بے شک نماز پڑھنا چاہیئے۔ اور میں انشاء اللہ دعا بھی کروں گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپؐ کے اصحابؓ وہمیوں کی طرح ہر وقت کپڑا صاف نہیں کرتے تھے۔ حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں۔ کہ اگر کپڑے پر منی گرتی تھی۔ تو ہم اس منی خشک شدہ کو صرف جھاڑ دیتے تھے۔ کپڑا نہیں دھوتے تھے۔ اور ایسے کنوئیں سے پانی پیتے تھے۔ جس میں حیض کے لتے پڑتے تھے ظاہری پاکیزگی کی معمولی حالت پر کفایت کرتے تھے۔ عیسائیوں کے ہاتھ کا پنیر کھا لیتے تھے۔ حالانکہ مشہور تھا۔ کہ سؤر کی چربی اس میں پڑتی ہے۔ اصول یہ تھا۔ کہ جب تک یقین نہ ہو۔ ہر ایک چیز پاک ہے۔ محض شک سے کوئی چیز پلید نہیں ہوتی۔ اگر کوئی شیر خوار بچہ کسی کپڑے پر پیشاب کر دے۔ تو اس کپڑے کو دھوتے نہیں تھے۔ محض پانی کا ایک چھینٹا اس پر ڈال دیتے تھے۔ الخ"

ان سطور میں جو کچھ بیان ہوا۔ احادیث و روایات اور کتب اسلام میں ان سب باتوں کا ثبوت موجود ہے۔ لیکن مخالفین کو اپنی کم عقلی کے باعث کوئی بات معلوم نہ ہو۔ تو اس کو بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جھوٹ قرار دے کر اپنی عاقبت خراب کرنے لگ جاتے ہیں۔

مندرجہ بالا سطور میں ایک فقرہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہ کرامؓ "عیسائیوں کے ہاتھ کا پنیر کھا لیتے تھے۔ حالانکہ مشہور تھا۔ کہ سؤر کی چربی اس میں پڑتی ہے۔"

حضرت اقدسؑ نے اس فقرہ میں یہ کہیں نہیں فرمایا۔ کہ اس میں یقینی طور پر سؤر کی چربی پڑی ہونے کے باوجود کھا لیتے تھے۔ بلکہ چربی پڑنا "مشہور" بتایا ہے۔ اور اس کو بھی صحابہ رضؓ کرام کی طرف منسوب کیا۔ نہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف۔ غرض باوجودیکہ اس عبارت پر حقیقۃً کوئی اعتراض نہیں پڑ سکتا۔ تاہم مخالفین اس کا بھی ثبوت طلب کرتے ہیں۔ جیسا کہ میرے پاس بعض آمدہ خطوط سے ظاہر ہے۔ اور بعض مناظرات میں بھی اس سوال کو پیش ہوتے میں نے سنا ہے۔

اس لئے ذیل میں ان کے مطالبہ کے بالکل مطابق چند حوالجات درج کئے جاتے ہیں:۔

اول:۔ علامہ شیخ زین الدین ابن عبد العزیز صاحب کی تصنیف "فتح المعین شرح قرۃ العین مطبوعہ سنہ ۱۳۱۱ھ "باب الصلوٰۃ" زیر قاعدہ مہمہ" صفحہ ۱۴ پر لکھا ہے:۔

"والجوخ اشتهر عمله بشحم الخنزير وجبن شامي اشتهر عمله بالفحة الخنزير وقد جاءه صلى الله عليه وآله وسلم جبنة من عندهم فاكل منها ولم يسائل عن ذالك ذكره شيخنا في شرح المنهاج"

ترجمہ:۔ اور جوخ جس کا سؤر کی چربی کے ساتھ بننا مشہور ہے۔ اور پنیر شام کا کہ اس کا بھی سؤر کے مایہ کے ساتھ بنانا مشہور ہے۔ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس ان کی طرف سے آیا۔ تو آپؐ نے اس سے کھایا۔ اور اس کے متعلق کوئی بات دریافت نہ فرمائی۔ اس واقعہ کا ذکر ہمارے شیخ نے شرح المنہاج میں فرمایا ہے۔

دوم:۔ سنہ ۱۸۷۵ء میں "خان احمد شاہ صاحب قائم مقام اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر ہوشیارپور نے علماء کرام سے ایک فتویٰ حاصل کر کے بنام "رسالہ اظہار حق درباب جواز طعام اہل کتاب" مطبوعہ مطبع اتالیق ہند لاہور شائع کیا تھا۔ جس میں علماء "اہل حدیث" مثل مولوی نذیر حسین صاحب دہلوی مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی۔ مولوی عبد الحکیم صاحب کلانوری۔ مولوی غلام علی صاحب قصوری وغیرہم کے علاوہ علماء اہل سنت والجماعت کے بھی فتاویٰ اور مہریں ثبت ہیں۔ اس رسالہ کے صفحہ ۱۶ پر مولوی عطا محمد صاحب مفتی نے "فتح المعین شرح قرۃ العین" کی مندرجہ بالا عبارت کا اپنے فتویٰ میں حسب ذیل ترجمہ پیش کر کے جواز کا فتویٰ دیا۔ کہ:۔

"جوخ جو مشہور ہے۔ بنانا اس کا ساتھ چربی سؤر کے اور پنیر شام کا جو مشہور ہے بنانا اس کا ساتھ مایہ سؤر کے اور آیا جناب سرور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس پنیر ان کے پاس سے۔ پس کھایا آنحضرتؐ نے اس سے اور نہ پوچھا اس سے" (رسالہ اظہار حق صفحہ ۱۶ مطبوعہ سنہ ۱۸۷۵ء)

سوم:۔ مندرجہ بالا دونو عبارتوں کے بعد ایک مفتی اہل سنت والجماعت نے تصدیق کرتے ہوئے بالفاظ ذیل فتویٰ دیا کہ:۔

"جو کچھ اوپر تحریر ہوا۔ سب راست اور درست اور یہی اعتقاد اہل سنت والجماعت کا۔ اور صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ کا یہی اعتقاد تھا۔ اہل حق اب تک اسی صراط مستقیم پر چلے آتے ہیں۔ اور مذہب اسلام میں نجات بدوں اس کے متصور نہیں ہے۔ اور کتب حدیث اور تصانیف اور علماء محققین کے مطالعہ سے اہل انصاف کے دلوں پر یہ بات مخفی نہیں ہے۔ اور حق لائق ہے کہ تابعداری کیا جاوے۔ محمد نظام الدین ساکن موضع آلووالہ تحصیل گورداسپور تھانہ دینا۔"

(رسالہ اظہار حق صفحہ ۱۷ مطبوعہ سنہ ۱۸۷۵ء)

ان ہر سہ حوالجات بلکہ علماء اہلحدیث اور علماء اہل سنت والجماعت کے مفتیان کے فتاویٰ سے روز روشن کی طرح ظاہر ہے۔ کہ جو کچھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فتویٰ صادر فرمایا۔ وہ عین تعلیم اسلام ہے۔ نہ کہ قابل اعتراض۔ مگر سچ ہے کہ

گل است سعدی در چشم دشمناں خار است

یادداشت

رسالہ "اظہار حق" مذکورہ صدر انجمن احمدیہ کی لائبریری میں کتب خانہ نور کی الماری ۵ کتاب ۸ کے نمبر سے موجود ہے۔ نیز کتاب "فتح المعین شرح قرۃ العین" بھی صدر انجمن احمدیہ کی لائبریری میں موجود ہے۔ لیکن اس کا نمبر وغیرہ مجھے یاد نہیں رہا۔

جماعت ہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ توجہ فرمائیں

مرکز کی ہدایات کے ماتحت شہر سیالکوٹ میں مورخہ ۱۳ راگست سنہ ۱۹۵۰ء بروز اتوار بوقت دس بجے صبح جامعہ احمدیہ میں ایک مالی اور تبلیغی کانفرنس ہو رہی ہے۔ ناظر صاحب بیت المال اور ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کی زیر صدارت یہ دونوں کانفرنسیں ہونگی ایجنڈا حسب ذیل ہوگا۔

(۱) سال رواں سنہ ۱۹۵۰ء کا بجٹ سو فی صدی پورا کرنے کے متعلق تجاویز۔ (۲) بقایا چندہ سال گذشتہ کی وصولی کا انتظام (۳) بقایا چندہ حفاظت مرکز کی وصولی کا انتظام (۴) سال رواں کا تبلیغی پروگرام۔ تجاویز۔ (۵) سال رواں میں سالانہ جلسہ کن کن مقامات پر کیا جاوے۔ اور کس وقت۔ مہربانی کر کے امراء صاحبان۔ پریذیڈنٹ صاحبان۔ سکرٹری مال اور سکرٹری تبلیغ صاحبان اس کانفرنس میں شرکت فرما کر مشکور فرماویں۔ سکرٹری مال صاحبان کی خدمت میں گذارش کی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنا مالی ریکارڈ ہمراہ لاویں۔ اور جو چندہ وصول ہو چکا ہے۔ وہ بھی ہمراہ لاویں۔ رسید ان کو یہاں سے مل جاوے گی۔ (خاکسار قاسم الدین امیر جماعت احمدیہ ضلع سیالکوٹ)

ضرورت

دفتر پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز میں چند میٹرک پاس یا مولوی فاضل کلرکوں کی ضرورت ہے۔

ایسے امیدوار جو مرکز سلسلہ احمدیہ ربوہ میں رہائش کے خواہشمند ہوں۔ اور یہ شوق رکھتے ہوں۔ کہ حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحبت سے فیضیاب ہوتے رہیں۔ ان کے لئے اچھا موقعہ ہے۔ مگر ایسے امیدوار درخواست کریں۔ جو باقاعدہ کام کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں۔

(پرائیویٹ سکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ)

مندرجہ ذیل موصی کہاں ہیں؟

اگر کسی صاحب کو ان پتہ جات کا علم ہو۔ تو دفتر ہذا کو بذریعہ کارڈ مطلع کر دیں۔ یا اگر خود یہ صاحب اس اعلان کو پڑھیں۔ تو وہ خود دفتر وصیت کو اطلاع دے دیں۔ ان کے وصایا کے سلسلہ میں ان کے پتہ جات کی ضرورت ہے۔

(۱) محمد اسحاق صاحب ولد عزیز الدین صاحب ساجووال ضلع شیخوپورہ۔ (۲) بشیر احمد صاحب گوندایا ولد محمد ابراہیم صاحب مغلپورہ گنج لاہور

(سیکرٹری دفتر وصیت ربوہ ضلع جھنگ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور نصرت الٰہی

مبلغین جماعت آپ کی صداقت کا زندہ ثبوت ہیں

(از مکرم مولوی محمد صدیق صاحب مبلغ انچارج سیرالیون مغربی افریقہ حال ربوہ)

۲

سیرالیون مغربی افریقہ

تقریباً اسی قسم کا معاملہ ہمارے مبلغین کو سیرالیون (مغربی افریقہ) میں پیش آیا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیر ہدایت ۱۹۳۷ء میں وہاں باقاعدہ احمدیہ مشن کھولا گیا اور ہمارے احمدی مبلغ مکرم مولوی نذیر احمد علی صاحب کو حضور نے وہاں بھیجا۔ تو ابتداء میں فری ٹاؤن کے تمام مقتدر علماء و امراء اور پادری اور چیف و رئیس مخالفت کے لئے کھڑے ہو گئے۔ اور بظاہر بڑے رعب یقین اور تکبر سے ہمارے مبلغ کو کہتے رہے کہ یہاں سے چلے جاؤ اور بے فائدہ اپنا وقت اور روپیہ ضائع نہ کرو۔ اس ملک میں تمہاری باتیں کوئی نہیں مان سکتا اور تم ہم میں سے کسی ایک کو بھی ہمارے باپ دادوں والے اسلام سے منحرف نہیں کر سکتے۔ بعض لوگ بازاروں میں گزرتے گزرتے طنزاً کہا کرتے تھے کہ یونہی کیوں وقت ضائع کرتے ہو اور تکلیف بھی اٹھا رہے ہو۔ فلاں جہاز تمہارے ملک کو جا رہا ہے چپکے سے بستر گول کرو اور جاؤ ورنہ یونہی جد میں پچھتاؤ گے۔ مگر ان کے سب منصوبوں اور شرارتوں کو مکرم مولوی نذیر احمد علی اور خاکسار اور پھر ہمارے بعد آنے والے مبلغین صبر و استقلال سے اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے وہاں کام کرتے رہے۔ مخالفتوں کے گھنے بادل آئے اور کئی دفعہ بادلوں کے پہاڑ بھی راستہ میں کھڑے ہوتے رہے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے یہ خدام خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ آگے بڑھتے گئے اور بفضلہ تعالیٰ آج یہ حالت ہے کہ اسی ملک میں احمدیت کی ترقی اور اثر کے پیش نظر وہی مخالف جو ابتداء میں ہم پر ہنسی اڑایا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یہاں سے واپس چلے جاؤ بے فائدہ وقت نہ گنواؤ۔ اپنی تحدیوں اور تعلیوں کو اپنی آنکھوں کے سامنے جھوٹا ہوتے دیکھ کر دل ہی دل میں حسد کی آگ میں جل بھن کر رہ جاتے ہیں اور ہمارے پاس سے گزرتے ہوئے آنکھیں نیچی کر لیتے ہیں۔ گویا ہم سے بولنا یا ہمیں دیکھنا پسند نہیں کرتے اور بعض نے اب اپنا رویہ بدل کر ہم سے دوستانہ راہ و رسم پیدا کر لی ہے۔ کیونکہ آج اسی سیرالیون میں جہاں ہمارے پہلے مبلغ کو یہ لوگ کرایہ پر رہنے کے لئے مکان بھی نہیں دیتے تھے ہمارے پانچ جگہ مشن ہوس ہیں۔ ۲۰ کے قریب مسجدیں اور ہمارے تین احمدیہ گورنمنٹ اسسٹڈ سکول ہیں۔ جن میں تمام مضامین کے علاوہ ہر قسم کی دینی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ اور جن کی شہرت کے پیش نظر اب ہمارے مخالفوں اور بعض عیسائیوں نے بھی اپنے لڑکے ان میں داخل کرائے ہوئے ہیں۔ اسی طرح ملک کے تبلیغی صوبوں میں سینکڑوں کی تعداد میں اللہ تعالیٰ نے مخلص اور باعمل احمدی مسلمان پیدا کر دیئے ہیں۔ جن میں سے بعض گذشتہ چار سال سے ہر سال ایک ایک ماہ تبلیغ اسلام کے لئے وقف کر کے سینکڑوں میل پیدل چل کر گاؤں بگاؤں تبلیغ کرتے ہیں اور اپنے مشن کے اخراجات کا بیشتر حصہ خود برداشت کرتے ہیں

اس قسم کی مخالفتیں اور واقعات تقریباً ہر ملک میں احمدی مبلغین کو پیش آتے رہتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور بزرگان سلسلہ کی دعاؤں کی برکت سے ہمارے مبلغین دنیا کے ہر گوشے گوشے میں دن بدن آگے ہی آگے بڑھتے جا رہے ہیں اور ہر ملک میں روز بروز اللہ تعالیٰ سعید روحوں کو کھینچ کر احمدیت کی طرف لا رہا ہے۔

نہ صرف یہ بلکہ جماعت احمدیہ کے یہ مبلغین دنیا کے بادشاہوں۔ پریذیڈنٹوں۔ وزیروں۔ افسروں۔ چیفوں۔ علماؤں۔ ڈاکٹروں۔ فلاسفروں اور سائنسدانوں غرضیکہ دنیا کے ہر طبقہ کے خاص و عام لوگوں تک پہنچ کر مومنانہ جرأت اور دلیری سے اسلام کا پیغام پہنچاتے اور اسلامی تعلیم ان کو سناتے ہیں اور بالمقابل ان کو اسلامی لٹریچر پیش کر کے ان پر اتمام حجت کر رہے ہیں اور اس آخری زمانے اور مادہ پرستی کے وقت میں اسی رنگ میں تبلیغی فرض ادا کر رہے ہیں جس رنگ میں کہ آج سے کئی سو سال پہلے صحابہ اور تابعین کرام رضوان اللہ علیہم ادا فرمایا کرتے تھے۔ کیا آج دنیا کی کوئی اسلامی حکومت۔ کوئی مسلمان بادشاہ یا کوئی اسلامی جماعت یا فرقہ ایسا ہے جس کو حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نیابت میں اس نہایت اہم تبلیغی فرض کی ادائیگی اور بلّغ ما انزل الیک من ربک جیسی مقدس ذمہ داری کی ادائیگی کی توفیق مل رہی ہو؟ کاش ہمارے حاسدوں اور مخالفوں کو نظر آئے کہ سوائے جماعت احمدیہ کے اور کوئی نہیں وذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء

یہی نہیں بلکہ ہر جگہ دشمنان اسلام پر دفاعی حملوں کے ساتھ ساتھ یہ لوگ (مبلغین) دیگر مذاہب خصوصاً عیسائیت کے مراکز میں ان کے لیڈروں اور نمائندوں کو اسلام کی تائید میں چیلنج پر چیلنج دے رہے ہیں کہ اسلام اور بانی اسلام پر ناجائز حملے اور جھوٹی تعلیم منسوب کرنے سے کوئی فائدہ نہیں۔ اگر تم اسلام کے مقابل پر اپنے مذہب کو سچا اور برحق سمجھتے ہو تو آؤ عقلاً و نقلاً ثابت کرو۔ چنانچہ ہمارے یورپ کے مبلغین نے کئی بار حسب ضرورت و موقعہ علی الاعلان پاپائے روم اور آرچ بشپ آف کینٹربری اور عیسائی دنیا کے دیگر اکابرین کو اس قسم کے چیلنج دیئے ہیں اور دیگر ممالک میں بھی ایسے ہی ہو رہا ہے حتیٰ کہ بعض ملکوں میں بعض عیسائی اکابرین نے خود اپنے مذہبی لیڈروں کو تحریک کی کہ وہ احمدی مبلغین کا چیلنج منظور کریں تا کہ ان کی بدنامی نہ ہو۔ مگر وہی اکابرین مذہب تثلیث اور پادری جو کئی سو سال دنیا کے ہر ملک میں اسلام اور بانی اسلام صلے اللہ علیہ وسلم پر بڑے سے بڑے اور کمینہ سے کمینے حملے کرتے تھے اور اب بھی موقعہ پانے پر باز نہیں آتے۔ جب احمدی مبلغین کے مقابل پر آکر چیلنج قبول کرنے اور شریفانہ طور پر اپنے مذہب کی حقانیت اور خوبیاں مقابلۃً بیان کرنے کا سوال آتا ہے تو ان پر خاموشی اور سکتے کا عالم چھا جاتا ہے۔

مغربی افریقہ کے عیسائیوں کے حملوں کا جواب

مغربی افریقہ کا سارا علاقہ عیسائی حکومتوں کے زیر اثر ہے اور وہاں عیسائی پادری کئی سو سال سے اپنی تبلیغ کر رہے ہیں اور وہاں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف ہر ممکن حملہ و حیلہ استعمال کرتے رہے ہیں جس کی وجہ سے وہاں کے کئی ہزار مسلمان عیسائی ہو گئے تھے بلکہ بعض علاقوں میں اب تک کئے جا رہے ہیں۔ حضرت سیدنا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف ان کی ایک کتاب کے جواب میں احمدیہ مشن سیرالیون مغربی افریقہ نے ۱۹۴۸ء میں ایک رسالہ شائع کیا جس میں ان کی کتاب کے تمام فرضی اعتراضات اور مغالطہ آمیزیوں کا جواب دینے کے بعد ایک چیلنج بھی دیا کہ اس طرح ہمارے مذہب کے خلاف نازیبا لٹریچر شائع کرنے اور آئے دن کمزور مسلمانوں کے درمیان ان کے مذہب کے خلاف دل آزار پراپیگنڈا کرنے کی بجائے ہم سے اختلافی اور اساسی مسائل پر دوستانہ رنگ میں ایک باقاعدہ پبلک مناظرہ کر لیا جائے جس میں اخلاق اور متانت سے آپ اسلام کے خلاف اپنے شبہات اور اعتراضات وغیرہ بھی پیش کریں ہم بفضلہ تعالیٰ ان کا تسلی بخش اور فیصلہ کن جواب دیں گے۔ اسی طرح ہم بھی آپ کے موجودہ مذہبی مسلک کے متعلق اپنے شبہات پیش کریں گے جن کا جواب آپ کے ذمہ ہوگا۔ اور اس کے علاوہ ہر فریق اپنے اپنے مذہب کے دعاوی اور خوبیاں بھی بیان کرے تا کہ پبلک پر واضح ہو جائے کہ کونسا مذہب اور تعلیم سچی اور حسب ضرورت زمانہ اور مناسب حال ہے۔ ہاں اگر آپ اس قسم کا فیصلہ منظور نہیں کر سکتے تو پھر اپنی تبلیغ میں صرف اپنے مذہب کی تعلیم اور خوبیاں بیان کیا کریں۔ اسلام پر حملے نہ کریں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کی مقدس تعلیم اور مذہب کے خلاف آئے دن بیہودہ نازیبا اور بعید از اخلاق اعتراضات و الزامات سے پر تقاریر۔ ٹریکٹ و کتب وغیرہ کی اشاعت بند کر دیں تا کہ ملک کی فضا مکدر نہ ہو اور مسلمان پبلک کے دل زخمی نہ ہوں۔

ہم اپنا یہ رسالہ ملک کے طول و عرض میں شائع کر چکے ہیں۔ وہاں کے تمام مشنوں سکولوں کالجوں اور تعلیم یافتہ حلقوں میں بکثرت پھیلا چکے ہیں۔ عیسائی پادریوں اور ان کے لیڈروں کو دستی طور پر پیش کر چکے ہیں۔ مگر آج تک ان کی طرف سے اس کے جواب میں کوئی کارروائی نہیں کی گئی اور نہ ہی چیلنج منظور کیا گیا ہے اور خدا کے فضل سے سیرالیون میں ان کی اس خاموشی اور سکوت کا ان کے خلاف بہت برا اثر پڑا ہے اور وہاں کے بعض بڑے بڑے بارسوخ مسلمانوں کی طرف سے ہمیں مبارکباد دی گئی ہے کہ ہمارے مشن نے عیسائی مشن کو خاموش کر دیا اور ان کو اس رسالے کے جواب کی جرأت نہیں ہوئی۔ عیسائی پبلک میں بھی اسے بغور پڑھا گیا اور ہمارے جوابات اور طرز تخاطب کی تعریف کی گئی۔

یہ تمام امور بیان کرنے سے میرا مقصد صرف یہ ہے کہ جیسا کہ پہلوں نے لکھا ہے کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ احمدیت کی صداقت بھی اس کے پھلوں اور اس کے کام سے پہچانی جا سکتی ہے بشرطیکہ کوئی شخص خدا کا خوف رکھتے ہوئے منصفانہ رنگ میں اور غیر جانبدارانہ طور پر پہچاننے کی کوشش کرے۔ پس ہمارے مبلغین کا وجود ان کا دنیا کے گوشے گوشے میں اسلام کی تبلیغ کے لئے پہنچ جانا اور ہر جگہ غیر معمولی حالات میں مخلص جماعتیں قائم کر لینا اور اسلام کے دشمنوں کا ہر لحاظ سے مقابلہ کرنا اور پھر اللہ تعالیٰ کا ان کی ہر موقعہ پر مدد و نصرت فرمانا اور انہیں کامیابی عطا کرنا یقیناً حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کے حق پر ہونے کی زندہ دلیل ہے۔ کیونکہ جھوٹے مبلغوں اور جھوٹے سلسلہ کی اللہ تعالیٰ مدد نہیں فرماتا اور انہیں کامیابی عطا نہیں فرماتا۔ کیونکہ وہ خود قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ جھوٹے اور مفتری کی لعنۃ اللہ

(باقی صفحہ ۸ پر)

۱۸۹۱ء کی پیشگوئی پوری کرنے میں حصہ لینے والی فوج

دفتر اول کے سولہویں سال کی مجاہد

صاحبزادی امۃ الباسط صاحبہ سلمہا ربہا ۶۶/
سید داؤد احمد صاحب سلمہ ربہ ۴۱/-
" " منجانب والد صاحب حضرت میر محمد اسحق صاحب ۴۱/-
سید محمد لطیف صاحب انسپکٹر بیت المال ۱۰۰/-
مولوی غلام احمد صاحب فرخ مبلغ سندھ ۴۰/-
رشیدہ خاتون اہلیہ قریشی محمد عبد اللہ صاحب ۵/۶
خورشید احمد صاحب اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل ۱۳/-
صوفی خدا بخش صاحب عبد زیروی واقف زندگی ۳۲/-
اہلیہ صاحبہ " " " ۸/۴/-
کریم اللہ پسر " " " ۸/۴/-
امۃ الرشید عابدہ دختر " " ۸/۴/-
امام بی بی والدہ " " ۶/۸/-
قریشی عبد الرشید صاحب وکیل المال ثانی ۱۷/-
چوہدری صلاح الدین صاحب ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ ربوہ ۳۵/-
سلطان احمد صاحب پیر کوٹی الذوالدخو و چوہدری پیر محمد صاحب ۱۳/۸
مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری پرنسپل جامعہ احمدیہ ۵۵/-
قریشی اقبال احمد صاحب سیالکوٹ چھاؤنی ۷/۴
غلام مصطفیٰ صاحب بدوملہی ۱۶/-
مولوی محمد شریف صاحب " ۲۱/-
اہلیہ صاحبہ غلام حیدر صاحب " ۶/۲
شیخ محمد عبد اللہ صاحب مقرب پسرور حال سانگلہ ۳/۸
چوہدری نور احمد صاحب لکھو بیٹی ۱۱/۱۲
" محمد شفیع صاحب " ۱۱/-
" غلام نبی صاحب " ۹/۴
میاں محمد حسین صاحب مہدی پور ۳۵/-
" اللہ دتہ صاحب مرحوم " ۱۰/-
" محمد ابراہیم صاحب " ۲۰/-
" محمد امین صاحب " ۲۰/-
عبد الکریم صاحب مانگا چانگریاں ۱۳/-
رمضان بی بی صاحبہ " ۱۵/-
رسول بی بی صاحبہ " ۷/-
محمد سائیں صاحب " ۱۱/۴
منشی یعقوب علی صاحب گھنوکے ججہ ۱۶/-
محمد رشید صاحب " ۱۱/۳
چوہدری سردار خان صاحب " ۱۰/۱۰
مستری اللہ دتہ صاحب ۱۱/۱۳
سید نذیر حسین صاحب گٹھیالیاں ۲۵/-

شیخ غلام رسول صاحب گٹھیالیاں ۷/-
زینب بی بی صاحبہ " ۱۶/-
ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب قلعہ صوبا سنگھ ۴۰/-
چوہدری فضل احمد صاحب ڈسکہ ۳۵/۸
" سردار خان صاحب جیٹھ " ۷/۴
اقبال بیگم اہلیہ خورشید احمد صاحب " ۷/-

قریشی نذیر احمد خان صاحب پنجھی پٹرا سی کیمپ ۲۱/
اہلیہ مرزا فضل الرحمٰن صاحب پشاور ۱۳/-
" چوہدری سلطان علی صاحب " ۳۰/-
عبد المالک صاحب گارپور ل " ۴۰/-
سلطان محمد خان صاحب مردان ۱۹/-
ڈاکٹر سید عبد الوحید صاحب کلاچی ۱۶۰/-
مہر شمشیر علی صاحب پٹواری ملتان ۳۵/-
محمد حیات خان صاحب " ۲۳/-
عبد اللطیف صاحب پاؤنیر " ۲۰/-
ایس۔ ایم۔ حسن صاحب D.C " ۱۶۰/-
بیگم " " " ۱۲۶/-

زندگی وہی ہے جو دین کیلئے قربان ہو جائے

فرمایا۔ (۱) "اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری جماعت کے افراد کو ایسی توفیق عطا فرمائے۔ کہ وہ اخلاص کے ساتھ اپنی ذمہ داریوں کو ادا کریں۔ اور ان میں یہ احساس پیدا ہو جائے کہ زندگی وہی ہے جو دین کیلئے قربان ہو جائے"

(۲) "رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ صحابہؓ سے پوچھا کہ تم کو وہ مال پسند ہے جو تمہارے کسی رشتہ دار کے ہاتھ میں ہو یا تم کو وہ مال پسند ہے جو تمہارے ہاتھ میں ہو۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ۔ کون ایسا شخص ہو سکتا ہے۔ جو اس بات کو پسند نہ کرے کہ مال اس کے ہاتھ میں ہو ہر شخص یہی چاہتا ہے کہ اس کا مال اس کے قبضہ میں ہو۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا"

"تو پھر سن لو۔ وہ مال جو تم خدا کے لئے خرچ کرتے ہو۔ وہ تمہارا ہے۔ اور وہ مال جو تم خدا کے لئے خرچ نہیں کرتے۔ وہ تمہارے رشتہ داروں کا ہے۔ تم مر جاؤ گے۔ تو تمہارے رشتہ دار آئیں گے۔ اور اس مال پر قبضہ کر کے لے جائیں گے۔ پس یاد رکھو کہ وہ زندگی جو تم خدا کیلئے خرچ کرتے ہو۔ وہی تمہاری زندگی ہے۔ لیکن وہ زندگی جو تم اپنے نفس کے لئے خرچ کرتے ہو وہ ضائع چلی گئی"

(۳) "یاد رکھو یہ اموال ہمیشہ نہیں رہیں گے اور یہ زندگیاں بھی ہمیشہ نہیں رہیں گی۔ کوئی انسان زندہ نہیں رہتا۔ ہم بھی اپنی زندگیاں بسر کر کے خدا کے پاس جانے والے ہیں"

(۴) "یہ تنگیاں ہمارے ساتھ نہیں جائیں گی بلکہ ہمارے چندے اور ہماری قربانیاں ہمارے ساتھ جائیں گی" کیا آپ تحریک جدید کا چندہ ادا کر چکے ہیں۔ اگر نہیں تو آپ غور فرمائیں کہ سال میں سے آٹھ ماہ کا عرصہ ختم ہو گیا۔ لیکن آپ نے ابھی توجہ بھی نہیں دی۔ لہذا آپ فوری توجہ فرما کر اپنا عہد پورا کریں۔

(۵) "یہاں کا کھایا پیا ہمارے کام نہیں آئے گا۔ جو خدا کے رستے میں خرچ کیا ہو گا۔ وہی ہمارے کام آئے گا۔ پس ابدی اور دائمی زندگی حاصل کرنے کے لئے آگے بڑھو"

(۶) پس تحریک جدید کے وہ مجاہد جنہوں نے ابھی تک سولہویں سال کے چندے کے ادا کرنے کی طرف توجہ نہیں کی ہے۔ اور اس خیال سے کہ ابھی کافی وقت پڑا ہے۔ آخر سال تک ادا کریں گے۔ توجہ فرمادیں۔ کہ اب تو آخری وقت قریب آ گیا۔ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے۔ کہ آخری وعدہ کا وقت بھی گذر جاتا ہے۔ لیکن ادا کرنے کی توفیق نہیں ملتی۔ پس آخری میعاد کا دن آنے سے پہلے ادا کریں۔ دفتر وکیل المال خطوط کے ذریعہ بھی احباب کو توجہ دلا رہا ہے کیونکہ سال کا آخر ہے وقت قریب آنے کے سبب ابھی وعدوں کی وصولی بہت زیادہ قابل ہو سکے"

(وکیل المال تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماسٹر محمد ابراہیم صاحب میانوالی خانانوالی ۳۱/۴
محمد عبد اللہ صاحب چونڈہ ۱۳/-
ماسٹر اللہ لوک صاحب ڈگری گھمناں ۱۰/-
بابو عزیز الدین صاحب ظفروال ۲۲/-
نور الحسن صاحب کوٹلی مہر نرائن ۷/-
خواجہ محمد صدیق صاحب متراں والی ۷۵/-
شیخ ظہور الدین صاحب جاملکے چیمہ ۲۱/-
نظام الدین صاحب ڈیریانوالہ ۳۳/۸
ملک عزیز احمد صاحب ایبٹ آباد ۱۲۰/-

عبد اللطیف خان صاحب چاہ بھاگو والہ ۸/۸
اللہ دتہ صاحب جمعدار نہر ملتان ۱۲/-
نور احمد خان صاحب چاہ وودڑ ۵/۴
نعمت بی بی اہلیہ " ۵/۳
فضل احمد صاحب پسر " ۱۰/۴
امۃ الغنی صاحبہ لودھراں ۱۰/۴/-
میاں محمد صاحب " ۷/-
شیخ محمد حسین صاحب دینا پور ۱۷/-
فاطمہ بی بی اہلیہ " ۱۱/-

شیخ محمد اسلم صاحب دینا پور ۱۳/۸
" محمد منیر صاحب " ۱۰/۸
کنیز بی بی صاحبہ " ۱۱/-
مولوی محمد رمضان صاحب چک ۵۴۳ ۲۰/-
محمد علی صاحب " ۲۰/-
چوہدری محمود احمد صاحب چک ۱۴۵/10R ۳۱/-
میاں خدا بخش صاحب علی پور ۱۰/-
" غلام احمد صاحب " ۱۰/-
چوہدری رحمت علی صاحب ۱۴/۸
فاطمہ بانو بیوہ محمد یحییٰ خان صاحب مرحوم میاں چنوں ۱۲/۸
امۃ الوہاب بیوہ " " ۱۱/۸
چوہدری فضل احمد صاحب چک ۱ مخدوم رشید ۳۷/-
اہلیہ " " " ۱۳/-
میاں اللہ دتہ صاحب جھول ۶/۸
حوالدار جلال الدین صاحب ڈسکوی ڈیرہ نواب صاحب ۱۱۴/-
چوہدری رحمت اللہ صاحب چک ۳۲۷/11-R ۶/۷
منشی فضل کریم صاحب منٹگمری ۱۹/-
" محمد ابراہیم صاحب کنسٹیبل پولیس منٹگمری ۳۰/-
فتح بی بی اہلیہ " ۴/-
ملک محمد خورشید صاحب انجنیئر " ۲۱۰/-
فقیر اللہ صاحب عارف والہ ۱۵/-
شیخ لعل محمد صاحب اوکاڑہ ۳۱/-
" محمد یعقوب صاحب " ۷/۴
چوہدری دین محمد صاحب " ۲۷/-
فتح محمد صاحب اکسائز حویلی ۵۰/-
محمد عارف صاحب " ۴۲/-
ماسٹر خیر الدین صاحب " ۱۰/-
چوہدری عبد اللہ خان صاحب چک 110-R ۱۰/-
شیخ محمد الدین صاحب دیپالپور ۲۱/-
ملک صدیق احمد خان صاحب " ۲۸/-
محمد شریف صاحب پٹواری دھنی والہ ۱۵/۶
فتح محمد صاحب چک ۲۸۷ ۱۷/-
شیخ ضیاء الحق صاحب S.D.O کراچی ۳۲/-
ڈاکٹر محمد نسیم صاحب کراچی ۱۲۶/-
سیٹھ اسمٰعیل آدم جی صاحب " ۲۵۰/-
خان رفیع الزمان خان صاحب " ۷۰/-
قریشی رشید احمد صاحب " ۷۵/-
ڈاکٹر حاجی خان صاحب " ۱۷/-
شیخ فضل حق صاحب " ۳۷/-
مولوی محمد اسمٰعیل صاحب لقاپوری کراچی ۷۰/-
سید محمد اشرف صاحب " ۷۵/-
آنریبل سر چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کراچی ۲۹۰۰/-
والد صاحب " " " ۱۱۰/-
والدہ صاحبہ " " " ۱۱۰/-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امتہ الحی صاحبہ بنت آنریبل سر چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کراچی	۶۰/-
والدہ امتہ الحی صاحبہ 〃 〃 〃	۳۳۲/-
بیگم چوہدری بشیر احمد صاحب کراچی	۱۸۷/-
امتہ الحفیظ بیگم اہلیہ ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب رانجھہ	۴۱/-
ثریا طاہرہ بنت 〃 〃 〃	۱۱/-
والدہ چوہدری ولی محمد صاحب 〃 〃	۲۱/-
حکیم بشیر محمد صاحب 〃 〃	۱۱/-
چوہدری محمد اکرم خان صاحب باندھی سندھ	۶۰۰/-
〃 محمد اسلم خان صاحب 〃 〃	۳۰۰/-
والدین میر حمید اللہ صاحب سکھر	۶۲/-
مولوی عبد الحق صاحب نورکونڈی	۱۰۱/-
کرم بی بی اہلیہ 〃 〃	۵۱/-
عزیز احمد دین صاحب 〃 〃	۲۶/-

مرزا فتح محمد صاحب باڈہ	۳۰/-
اہلیہ 〃 〃	۲۰/-
منشی فضل دین صاحب محمود آباد اسٹیٹ	۱۴/-
حکیم محمد موصیل صاحب کمال پورہ سندھ	۴۱/-
ظہور الدین صاحب بھٹ شاہ سندھ	۱۷/-
ماسٹر عبد الحمید صاحب کوئٹہ	۲۰/-
ڈاکٹر رفیق احمد صاحب 〃	۵۱/-
〃 عبد المجید خان صاحب ڈھاڈر قلات	۱۰۵/-
خواجہ محمد عثمان صاحب ڈھاکہ	
حوالدار صلاح الدین صاحب 〃	
ماسٹر خلیل احمد صاحب 〃	
مسٹر مصلح الدین صاحب سعدی چٹاگانگ	۲۵/-
مولوی 〃 〃 〃	۵۰/-

نقد و نظر:-

خزینہ حکمت

خزینہ حکمت لاہور طبی دنیا کا واحد ماہنامہ ہے۔ جس میں طبی مضامین کو اس قدر آسان اور دلچسپ پیرایہ میں بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اطباء تو کجا ایک عامی بھی افسانوی حلاوت ان میں محسوس کرتا ہے۔ اور جب تک رسالہ ختم نہ ہو جائے۔ قارئین کی تشنگی کم نہیں ہوتی۔ مستند اور معتقدر اہل قلم اطباء کے رشحات قلم کے علاوہ جناب مدیر حسن خوش اسلوبی اور قابلیت سے مضامین کو ترتیب دیتے اور لکھائی چھپائی کا اہتمام کرتے ہیں۔ وہ قابل ستائش ہے۔ بایں ہمہ صفات۔ ایک نقص کا ذکر کر دینا بھی ضروری ہے کہ رسالہ بہت مختصر ہونے کی وجہ سے اس قدر جلد ختم ہو جاتا ہے۔ کہ شوق قرأت کو سخت ٹھیس لگتی ہے۔

مقام اشاعت ۲ رتن باغ لاہور۔ سالانہ چندہ سوا دو روپے۔ (ادارہ)

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

اشتہار اخبار زیر آرڈر ۵۔ رول ضابطہ دیوانی

باجلاس کنور عبد العزیز صاحب تحصیلدار درجہ اول تحصیل سنگھڑ ضلع ڈیرہ غازیخان

نمبر مقدمہ ۳۱/۹ بابت سال ۱۹۵۰ء

حضرت خواجہ محمد یوسف صاحب خلف الرشید حضرت خواجہ محمد حامد صاحب ذات پٹھان جعفر سکنہ تونسہ شریف مدعی

بنام

غلام حسین ولد احمد۔ الٰہی بخش ولد داد بخش۔ مسماۃ صاحب دختر میر۔ اللہ ڈیویہ ولد وزیر۔ فتح و غلام علی پسران نگہ احمد ولد محمد۔ غلام حسین و مسیو پسران احمد۔ مسماۃ بکھو بیوہ محمد بخش۔ غلام حسین ولد محمد بخش۔ مسماۃ عائشہ و بکھو دختران ابراہیم۔ ابراہیم از بطن مسماۃ سہاگی۔ مسماۃ بکھو ہمشیرہ ابراہیم۔ مسماۃ جنتاں بیوہ جندو وزیر۔ اللہ بخش پسران نگہ اقوام حبشی موضع سکنائے موچی والہ ضلع مظفر گڑھ۔ و امداد علی و حمید پسران کریم بخش اقوام قریشی قاضی بصری سکنائے تب مدعا علیہم و مسماۃ اللہ جوائی بیوہ خدا بخش پسر مسماۃ بکھو دختر محمد حسین وارثان و قائمقامان محمد حسین متوفی۔ غلام حسین ولد شیرن۔ فقیر محمد ولد احمد وارثان و قائمقامان مسماۃ بخت اوڑی متوفیہ بیوہ۔ گامن پسران حمید ہارن ولد بہادر بشیرن و نورن قائمقامان شیرن متوفی اقوام حبشی موضع سکنائے موچی والہ ضلع مظفر گڑھ مدعا علیہم

دعویٰ تقسیم اراضی کھاتہ ۹ موضع جیک سومرہ تحصیل سنگھڑ

ہرگاہ مدعا علیہم کی نسبت رپورٹ موصول ہوئی کہ وہ اپنے مسکن پر نا موجود ہیں کہیں نامعلوم جگہ پر گئے ہوئے ہیں جن کی تعمیل معمولی طور پر ہونی محال۔ لہٰذا جملہ مذکوران بالا کے نام اشتہار دیا جاتا ہے کہ بتاریخ ۱۲ اگست ۱۹۵۰ء حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ اصالتاً وکالتاً یا مختارتاً جیسی کہ صورت ہو کریں۔ ورنہ عدم حاضری میں کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جاوے گی۔

آج بتاریخ ۴ ماہ ۱۹۵۰ء بہ ثبت دستخط ہمارے و مہر عدالت جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم .... مہر عدالت

اشتہار مشتہر حاضری مدعا علیہم زیر آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب مرزا عبد اللہ جان صاحب سینئر سب جج بہادر مردان!

مقدمہ ۴۵ بابت سال ۱۹۵۰ء

سنٹرل بنک آف انڈیا لمیٹڈ بذریعہ ایس۔ کے شکاری ملازم اور مختار بنک لاہور مدعی

بنام

میسرز پریم سنگھ اینڈ سنز کیمسٹ ڈرگسٹ زمیندار مردان مدعا علیہم

دعویٰ دلایانے مبلغ ۶۷۷/۱۲/- روپیہ

اشتہار بنام میسرز پریم سنگھ اینڈ سنز کیمسٹ اینڈ ڈرگسٹ زمیندار ان مردان بذریعہ گرمیند سنگھ حصہ دار مالک ایم۔ ایس پریم سنگھ اینڈ سنز مردان گیر نیدر سنگھ حصہ دار مالک مردان۔ گوربخش سنگھ حصہ دار مالک ایم۔ ایس پریم سنگھ اینڈ سنز مردان صوبہ سرحد مدعا علیہم

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں تم مدعا علیہم پر تعمیل سمن معمولی طریقہ پر ہونی مشکل ہے۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار ہذا تم مدعا علیہم کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ برائے پیروی و جوابدہی اصالتاً یا وکالتاً یا مختارتاً بتاریخ ۲۰ ۱۹۵۰ء کو بوقت ۱/۲ ۷ بجے صبح حاضر عدالت ہذا ہو جاؤ۔ بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ کی جائے گی۔

آج بتاریخ ۲۸ ۱۹۵۰ء کو بہ ثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت ہذا سے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم ....

مہر عدالت ....

خدام الاحمدیہ کا دسواں سالانہ اجتماع ۲۱-۲۲-۲۳ اکتوبر ۱۹۵۰ء کو ربوہ میں ہوگا

نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

(مینیجر اشتہارات)

پاور اور ہاتھ سے چلنے والی ہر قسم کی ہوزری مشین تیار کرنے والے نیز ٹوپہ و بابو کیپ اور بڑ اٹھانیوالی مشین بھی تیار ہوتی ہیں

لدھیانہ ہوزری مشین میکرز قلعہ لچھمن سنگھ راوی روڈ لاہور
پروپرائیٹرز ایم ولی محمد اینڈ برادرز

خدا تعالےٰ کا عظیم الشان نشان کارڈ آنے پر مفت:- عبید اللہ الہ دین سکندرآباد دکن

محلول مانع اسقاط -/۶/- روپے اگر اسقاط حمل کا خطرہ ہو تو اس سے فوراً آرام آجاتا ہے۔ دواخانہ نور الدین جودھامل بلڈنگ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معاصر تنظیم پشاور لکھتا ہے

"رسول اکرم محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم جو حضرت اسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرزندوں میں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل میں ایک خاص جلیل القدر منصب پر فائز تھے۔ محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی زندگی کے چالیسویں سال میں اپنی نبوت کے متعلق یقین ہوا۔ رسول اکرم مکہ میں پیدا ہوئے اور مدینے میں ان کا مدفن مبارک ہے۔ آپؐ کو اپنی زندگی میں سلطنت کی نعمت بھی عطا ہوئی۔ لیکن آپ نے اپنے لئے محمد رسول اللہ کہلوانا ہی پسند فرمایا۔ کوئی شاہی ادب و آداب جو انسانی طریقوں میں امیروں اور بادشاہوں کے لئے رائج تھے وہ پسند نہیں فرمائے۔

رسولؐ کے ۳۱۳ ساتھیوں نے مکے والوں کو شکست دی اور بعد میں مکہ بھی فتح کیا۔ آج آپ ہی کے نقش قدم پر مرزا غلام احمد قادیانی ولد مرزا غلام مرتضےٰ قوم مغل سکنہ قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور کے ۳۱۳ مرید قادیان میں ڈٹے ہوئے ہیں اور ان کا یہ حتمی فیصلہ ہے کہ وہ رسول اکرمؐ کے صحابہ کرام رضؓ کے نقش قدم پر چل کر قادیان کی مسجد مبارک۔ جامعہ احمدیہ اور بہشتی مقبرہ جہاں حضرت مرزا صاحب مدفون ہیں کی حفاظت کیلئے تن من دھن سے مصروف یاد خدا امداد خدا ہیں۔ ان میں سے بہت سے عالم، حافظ اور صوفی ہیں۔

قطع نظر اس کے کہ مرزا غلام احمد قادیانیؑ کے بعض ان دعاوی جو اس نے مقبولوں پر برطانیہ کا ظلم سہتا تھا بحیثیت رعایا کے خوشامدانہ انداز اختیار کیا۔ لیکن بحیثیت ایک مغل کے ہمیں قطعاً یہ یقین نہیں آتا کہ مرزا غلام احمد قادیانی (علیہ السلام) کو بحیثیت ایک مغل کے جلال الدین اکبر کے جلال کو کچل کرنے والے انگریز کی اتنی اطاعت و فرمانبرداری منظور ہو جتنا کہ اس نے لکھا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ مرزا صاحب نے جہاد یا حکومت برطانیہ کی وفاداری میں بعض الفاظ غلو کی حد تک لکھے۔ لیکن یہ اس وقت کے علماء۔ صوفیا۔ پادریوں اور آریوں سے پارٹی بازی کے نتیجے کے طور پر گورنمنٹ کی حمایت حاصل کرنے کے لئے آپ سے تحریر ہوئے (یہ غلط ہے مسیح موعود علیہ السلام نے جو کچھ کیا اسلام کے مطابق کیا۔ ناقل) کون نہیں جانتا کہ امام جماعت احمدیہ مرزا بشیر الدین محمود نے بنفس نفیس حضرت قائد اعظم کے حضور میں پہنچ کر اپنے اور اپنی جماعت کے حلقہ وفاداری کا نہ صرف یقین دلایا بلکہ پاکستان کے حصول میں مسلمانوں کی دوسری جماعتوں سے بڑھ کر من حیث الجماعت مالی و جانی قربانیاں پیش کیں اور ناقابل تلافی نقصانات برداشت کئے۔ اور حضرت مرزا بشیر محمود ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی جماعت کو مسلمانوں کے سواد اعظم سے وابستگی کے لئے خطبات و بیانات ارشاد فرمائے۔ کشمیر کے سلسلے میں آپ کی جدوجہد عیاں ہے۔ آپ کے والد کے ایک بہت بڑے چھیتے مرید خان سر محمد ظفر اللہ خان قادیانی ابھی تک پاکستان کے بہت بڑے منصب پر فائز ہیں۔ اور قلمدان وزارت خارجہ سنبھالے ہوئے ہیں۔

آپ نے جس قابلیت سے مجلس اقوام میں پاکستان۔ حیدر آباد دکن اور کشمیر کے مسائل پیش کئے ہیں وہ آتی دنیا کے لئے مشعل راہ اور تاریخ میں سنہری حروف سے نقش کرنے کے قابل ہیں۔ ہم خود قادیانی نہیں اور نہ ہمیں پیر پرستی سے کوئی واسطہ ہے۔ ہمیں یہ معلوم ہے کہ اگر صدیق اکبرؓ۔ عمر فاروقؓ۔ عثمان غنیؓ اور علی مرتضےٰؓ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہ لاتے تو ان کو بھی اسلام میں کوئی وقعت نہ ہوتی صحابہ کرام اور ان کے نقش قدم پر چلنے والے مسلمانوں کو جو عزت نصیب ہوئی ہے وہ حضرت عمرؓ کے الفاظ میں صرف مسلمان ہونے کی صورت میں اسلام ہی نے بخشی ہے ہم جماعت احمدیہ کو خواہ وہ لاہوری ہو یا قادیانی اسلامی فرقوں کی ایک کڑی تصور کرتے ہیں اور یورپ اور جرمنی میں اس جماعت کی دونوں شاخوں کی سرگرمی کو بنظر تحسین دیکھتے ہیں۔ ہمیں بعض تبلیغی حلقوں اور مسلم معاصرین سے شکایت ہے کہ وہ اس جماعت کے بعض اراکین پر جاسوسی اور اس قسم کے کئی اور الزامات تراشتے ہیں ہمیں بعض تبلیغی حلقوں اور مسلم معاصرین سے شکایت ہے کہ وہ اس جماعت کے بعض اراکین پر

جاسوسی اور اس قسم کے کئی اور الزامات تراشتے ہیں ہمیں پاکستان کیلئے مرزا بشیر الدین جس کو ہم مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا فرزند ہونے کے ساتھ ساتھ مغل خون کا ایک مجسمہ سمجھتے ہیں اور ہمیں یہ یقین ہے کہ ان کی غیرت و حمیت کا یہ تقاضا ہوگا۔ جیسا کہ اس نے بارہا اظہار بھی کیا ہے کہ ہندوستان اور پاکستان غلامی کی لعنت سے آزاد ہو گئے ہیں۔ مرزا بشیر محمود اپنی جماعت کے لئے ایک پیر اور امام کی حیثیت رکھتے ہیں۔ لیکن ہم نے ہمیشہ مرزا غلام مرتضےٰ صاحب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اور مرزا بشیر الدین محمود صاحب کے نظریات میں مغلیت کے تاثرات کا اظہار دیکھا ہے (صرف اسلام۔ ناقل) مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ خواہ مخواہ ایسے حالات پیدا نہ کریں جس سے اتحاد بین المسلمین یا کم از کم اتحاد انسانیت کے راستے میں روڑے اٹکانے کا ڈر پیدا ہو۔ یہی آرزو ہمیں مسلم مدیران جرائد سے بھی ہے۔ اور "الفضل" اور "پیغام صلح" کے مدیران سے بھی ایسی ہی توقع ہے کہ وہ بھی ایسی ہی فضاء میں کام کریں گے۔ جیسا کہ ہم سمجھتے ہیں اور اللہ کی جناب میں ہمیں شکر ادا کرنا چاہیئے کہ ہماری آنکھوں کے سامنے وہ ظالم جنہوں نے مغل شاہزادوں اور شہزادیوں پر بے دریغ مظالم کئے وہ سفید فام پُرامن طریقہ سے ہندوستانی اور پاکستانی سے رخصت ہوئے ہم ہندوستان کی آزادی کو جلال الدین اکبر کی مدح کی نیچ سمجھتے ہیں۔ عربی کا مشہور مقولہ ہے۔ المسلمون لایموتون بل ینقلون من الدار الفانی الی دار البقاء"

بقیہ صفحہ ۳

من شاء فلیومن ومن شاء فلیکفر

یعنی جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے انکار کر دے دین کے بارہ میں کسی سے کوئی تعرض نہیں کیا جائے گا۔ پھر اسلام کہتا ہے کہ

لا یجرمنکم شنان قوم ان لا تعدلوا اعدلوا

یعنی کسی قوم کی دشمنی تم کو اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم اس سے انصاف ہی نہ کرو۔ نہیں ضرور انصاف کرو۔ خواہ جس کے حق میں تم فیصلہ کرتے ہو وہ تمہارا دشمن ہی کیوں نہ ہو۔ کتنی قابل عمل اور مفید تعلیم ہے۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ اس وقت مسلمان علماء اٹھتے اور ایک طرف یو۔ این۔ او کو سکھاتے کہ بین الاقوامی عدل و انصاف کس طرح ہو سکتا ہے اور دوسری طرف یورپ کی مبارز اور جنگ جو اقوام کے سامنے یہ قابل عمل تعلیم رکھتے اور ان کو بتاتے کہ اسلام کے معنی جو امریکی کانفرنس کی رپورٹ میں عیسائی رپورٹ کنندہ نے مسلمان مفکر کے ذمہ لگائے ہیں کہ دوسری قوموں کو مٹا دیا جائے اور گرجے اور مندر زبردستی گرا کر ان کی جگہ مساجد بنا دی جائیں نہیں ہیں۔ بلکہ اس کے خلاف اسلام کی تعلیم تو یہ ہے کہ اگر مجبوراً تمہیں کسی قوم کے خلاف جنگ بھی کرنا پڑے تو اس قوم کی عبادتگاہوں کو مسمار نہ کرو اور نہ مذہبی پیشواؤں کو نہ بچوں کو نہ بوڑھوں کو نہ عورتوں کو اور نہ غیر محارب رعایا کو قتل کرو۔ کھیتوں کو نہ اجاڑو۔ لڑنے والوں کے اعضاء نہ کاٹو۔ ان کو جلانے یا اور اسی قسم کی دردناک تکلیف دے کر نہ مارو اور جب لڑنے والے جنگ سے باز آ جائیں تو تم بھی فوراً ہتھیار رکھ دو اور جس ظلم کو مٹانے کے لئے تمہیں مجبوراً لڑنا پڑا ہو وہ ظلم اگر مٹ جائے تو پھر بھی ہتھیار رکھ دو۔ اور فوراً صلح کر لو کسی پر زیادتی نہ کرو یعنی دوسروں کو اتنی ہی تکلیف پہنچاؤ جتنی کہ وہ پہلے تم کو پہنچا چکا ہے۔ یہ تو اسلام کی جنگی تعلیم ہے۔ پھر ذرا خیال فرمائیے اس کی امن کی تعلیم کیا ہو گی۔

امریکہ اور روس کی طرح نہیں کہ منہ سے تو پکارتے جاؤ کہ ہم امن اور صلح چاہتے ہیں مگر در پردہ نہ صرف جنگی تیاری کرو بلکہ کمزور اور مظلوم قوموں میں خانہ جنگی کرا کر خود چوہدری بن جاؤ اور اس طرح ان غریبوں پر اپنا تسلط قائم کر لو۔ ادھر منہ سے امن امن پکارتے رہو۔

اے اسلام والو تم کب بیدار ہو گے؟ اب دنیا کو آگ لگی ہوئی ہے اور تم ٹس سے مس نہیں ہوتے۔ اللہ تعالےٰ نے دنیا میں امن و صلح اور عدل و انصاف قائم کرنے کی مہم تمہارے سپرد کی تھی مگر ڈاکو امن و صلح عدل و انصاف کے نام پر کمزور اور ناتوان قوموں پر ڈاکے ڈال رہے ہیں۔ اے اسلام والو تم کب بیدار ہو گے اور کب اللہ تعالےٰ کا یہ پیغام رحمت دنیا کو پہنچاؤ گے؟ کیا جب دنیا جل کر خاک سیاہ ہو جائے گی؟ جب دنیا ایٹم بموں کی گرمی سے پگھل کر لاوا بن جائے گی آخر تم کب اٹھو گے اور تمام دنیا میں پھیل کر اسلام کی برکتیں امن و صلح کے لئے ترستی ہوئی دنیا تک کب پہنچاؤ گے؟ دیکھو دیکھو مسیح موعود علیہ السلام نے تمہارے لئے رستے صاف کر دیئے ہیں۔ مسیح موعود علیہ السلام کے غلاموں نے دنیا کے تمام کناروں پر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے چراغ روشن کر کے رکھ دیئے ہیں تاکہ تمہارے تبلیغی جہاز سمندروں میں بھٹک نہ جائیں۔

ہمیں کتنا دکھ ہوتا ہے کہ تم ذلا کمسانے بیٹھے ہو تو بیکار خانگی جھگڑوں میں اپنے قیمتی لمحے ضائع کرتے اور لڑکھڑا کر اٹھتے ہو۔ تو سیاست کے اندھیروں میں ٹامک ٹوئے کھانا شروع کر دیتے ہو۔ تمام دنیا کو آگ لگی ہوئی ہے اور تم اس پر اور تیل ڈال رہے ہو۔ چھوڑو دو یہ خانہ جنگیاں اور لغویاں میں اللہ تعالیٰ کا کلام دبا کر دنیا میں چاروں طرف نکل پڑو کیونکہ اللہ تعالےٰ کا کلام ہی صرف امن قائم کر سکتا ہے۔

(بقیہ صفحہ ۵)

کبھی کامیاب نہیں ہوتے۔ ہاں محض وقتی اور اتفاقی کامیابی شیطان کو بھی ہو جاتی ہے۔ مگر تجربہ شاہد ہے کہ وہ کامیابی اللہ تعالےٰ قائم نہیں رہنے دیتا اور وہ دیر یا اور مستقل نہیں ہوتی۔ اس سلسلے میں میں چند ایک نہایت اہم واقعات ایسے پیش کرنا چاہتا تھا جو دوران تبلیغ بیرون ہند میں خود مجھے پیش آئے مگر چونکہ مضمون لمبا ہو گیا ہے اس لئے پھر کسی وقت انشاء اللہ بغرض ... کروں گا۔